8995- کمیٹیوں کا نظام

سوال

مجھے ایک ثقہ دوست نے کہا ہے کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے اپنے ایک درس میں کہا ہے کہ کمیٹیوں کا نظام شرعا حرام ہے ،مجھے انشاء اللہ اس کی بات پر وثوق ہے ، لیکن پھر بھی آپ بتائیں کہ اس قول کی حقیقت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے کمیٹیوں کے جواز کا قول معروف ومشہور ہے ، لیکن اس میں بعض علماء کرام نے مخالفت کرتے ہوئے اسے حرام قرار دیا ہے ان میں شیخ صالح الفوزان شامل ہیں انہوں نے اپنی کتاب "البیان لاخطاء بعض الکتاب" صفحہ (377-380) میں اسے حرام قرار دیا ہے ۔

کبار علماء کرام کی مجلس نے ان کمیٹیوں کے حکم کے بارہ میں ایک فیصلہ اور فتوی بھی صادر کیا ہے جو ذیل میں بالنص درج کیا جاتا ہے :

سب تعریفات اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اور اور درود وسلام ہوں نبی مکرم وامین اور مخلوق سے بہتر انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اور قیامت تک ان کی اتباع کرنے والوں پر ۔

اما بعد :

کبار علماء کرام کی مجلس نے طائف میں ہونے والے اپنے چوتیسویں اجلاس میں کچھ سوالات پر غور وخوض کیا اجلاس 1410/2/16 سے 1410/2/26 ھجری تک جاری رہا ۔

کچھ ملازمین اور ٹیچر حضرات کی جانب سے دعوت وارشاد اور علمی ریسرچ ادارہ کے رئیس صاحب کو سوال پیش کیا گیا اور انہوں نے مجلس کے سامنے یہ سوال رکھا کہ :

ملازمین آپس میں ایک کمیٹی ڈالتے ہیں اس کا حکم کیا ہے ؟ اس کمیٹی کی صورت یہ ہے کہ : کسی ایک ہی دفتر یا سکول وغیرہ میں کچھ ملازمین کا آپس میں متفق ہوکر مہینہ کے آخر میں تنخواہ سے کچھ رقم مساوی طور پر اکٹھی کرنا اور یہ رقم ان کمیٹی ممبران میں سے کسی ایک ممبر کو ادا کردینا ، اسی طرح ہر ماہ سب کمیٹی ممبران سے رقم اکٹھی کرکے ایک ممبر کو ادا کی جاتی ہے حتی کہ سب ممبران اتنی ہی رقم حاصل کرتے ہیں جتنی وہ تھوڑی تھوڑی کرکے جمع کرواتے ہیں اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی ۔

اور اسی طرح شیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع کے پیش کردہ مقالے کو بھی دیکھا گیا جس میں قرض پر نفع حاصل کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے ، اسے دیکھنے کے بعد اراکین مجلس میں بحث وتمحیث جاری رہی جس کے بعد مجلس کے اکثر ارکان کے لیے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہوئی جو اس طرح کے معاملے کو منع کرنے والی ہو ۔

اس لیے کہ قرض لینے والے کو ہونے والی منفعت قرض دینے والے کے مال میں کچھ بھی کمی نہیں کررہی ، بلکہ قرض لینے اور دینے والے (یعنی کمیٹی کے سب ممبران کو) برابر کا نفع حاصل ہورہا ہے ، اور یہ نفع ان سب کے لیے ہے کسی ایک ممبر کو بھی اس میں نقصان نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے سے زیادہ نفع حاصل ہورہا ہے ۔

اور شریعت مطہرہ اسی مصلحتوں اور منفعتوں کو رد نہیں کرتی جس میں کسی ایک پر بھی نقصان وضرر نہ ہو بلکہ اسی چیز کی مشروعیت وارد ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

مجلس کبار علماء۔

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ عدد (27) صفحہ (349-350)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا بھی ان کمیٹیوں کے بارہ میں فتوی ہے جس میں انہوں نے اسے مباح وجائز قرار دیا ہے، ان سے جب اس کے حکم کے بارہ میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا :

اس میں کوئی حرج نہیں، یہ ایک ایسا قرض ہے جس میں کسی ایک کے لیے بھی زیادہ نفع کی شرط نہیں پائی جاتی، اور اس مسئلہ میں مجلس کبار علماء کرام نے بھی غور خوض کیا اور اکثریت کے ساتھ اس کے جواز کا فیصلہ کیا اس لیے کہ اس میں سب کی مصلحت ہے اور کسی ایک کا بھی نقصان نہیں۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (413/2)۔

واللہ اعلم.